مسائل طہارت اور خواتین

(عربی فتاوی کا ترجمہ)

مریم خنساء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسائل طہارت اور خواتین

عربی فتاوی کا اردو ترجمہ

مریم خنساء

مشربہ علم وحکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092

مسائل طہارت اور خواتین

اہتمام ________ محمد عبد منیب

ناشر ________ مشربہ علم وحکمت

اشاعت اول ________ ۱۴۲۵ھ

زیر نظر اشاعت ________ ۱۴۳۲ھ

قیمت ________ 26/-

ناشر: مشربہ علم وحکمت 0321-4609092 0300-4270553

کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السلفیة اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور
Ph.: 042-37361505-37008768
Cell: 0333-4334804

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔
فون: 0300-5148847

آئینہ مضامین

سخنِ وضاحت

"الطھور شطر الایمان" (طہارت ایمان کا حصہ ہے۔) رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد واضح کرتا ہے کہ طہارت کے بغیر ایمان ہو ہی نہیں سکتا۔ اسی لیے طہارت ہر عبادت کا اولین عمل ہے۔ ایمان کے لیے جسم اور روح دونوں کی طہارت لازمی ہے۔

روح کی طہارت کے لیے تزکیہ نفس کے وہ تمام طریقے جن کی تفصیل قرآن و حدیث میں ملتی ہے ان کا اپنے نفس کو پابند بنانا ضروری ہے۔ جب کہ طہارتِ جسمانی کے لیے بھی ان تمام تفصیلات سے آگاہی ضروری ہے جو ہمیں کتاب وسنت مہیا کرتے ہیں۔

جسمانی طہارت کے مسائل معلوم کرتے ہوئے خواتین کو جھجک پیش آتی ہے لیکن ایک ایسے ہی مسئلہ کے بارے میں ایک خاتون نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: انصار کی عورتیں کیا ہی اچھی ہیں جو دین کے مسائل معلوم کرتے ہوئے شرم نہیں کرتیں۔ (مسلم، کتاب الطہارۃ)

مریم خنساء بنت محمد مسعود عبدہٗ نے سعودی دارالافتا کے خواتین سے متعلق

طہارت کے بارے میں جاری کیے گئے فتاویٰ کو اردو زبان میں منتقل کیا ہے تاکہ اردو دان خواتین بھی ان سے مستفید ہوسکیں۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے۔ لغزشوں سے درگزر فرمائے، اور اسے اخروی عافیت سے ہم کنار کرے۔ آمین۔

بیگم محمد مسعود عبدہٗ جمادی الاولیٰ

۱۴۲۲ھ

یہ اس کتابچے کی جدید اشاعت ہے جس پر نظر ثانی بھی کی گئی ہے اور مبہم عبارتوں کو واضح کیا گیا ہے نیز احادیث کے حوالے بھی مکمل کر دیئے گئے ہیں۔

(ام عبد منیب ربیع الثانی ۱۴۳۳)

❀❀❀❀

طلوع فجر تک غسل میں تاخیر

س کیا غسلِ جنابت یا حیض و نفاس کو طلوعِ فجر تک مؤخر کرنا جائز ہے؟

ج فجر سے قبل پاکی کے آثار دیکھ لینے کی صورت میں عورت پر روزہ فرض ہو جاتا ہے البتہ غسل کو طلوعِ فجر کے بعد تک مؤخر کرنے میں کوئی شرعی عذر مانع نہیں۔ ہاں یہ تاخیر طلوعِ آفتاب تک نہیں ہونی چاہیے بلکہ غسل کر کے طلوعِ آفتاب سے قبل نماز ادا کر لینا واجب ہے۔

جنبی شخص کا معاملہ بھی ایسا ہے اسے بھی طلوعِ آفتاب تک غسل مؤخر کرنا جائز نہیں۔ اسے چاہیئے کہ غسل کر کے طلوعِ آفتاب سے قبل نمازِ فجر ادا کر لے۔ بالخصوص مردوں کو تو اس معاملے میں عورتوں کی نسبت جلدی کرنی چاہیے تاکہ وہ جماعت کے ساتھ نمازِ فجر ادا کر سکیں۔ (ابنِ بازؒ)

س اگر حائضہ یا نفاس والی عورت فجر سے پہلے پاک ہو جائے اور غسل فجر کے بعد کرے تو اس کا روزہ درست ہوگا یا نہیں؟

ج فجر سے قبل حیض سے پاک ہو جانے لیکن طلوعِ فجر کے بعد غسل کرنے کی صورت میں روزہ صحیح ہوگا کیوں کہ اس وقت وہ ان افراد میں شامل ہو چکی ہے جن پر روزہ رکھنا فرض ہے۔ نفاس کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔ یہ مسئلہ جنابت کے مسئلے

سے مشابہ ہے۔ اگر حالتِ جنابت میں ہی کسی شخص کی فجر ہو جائے تو اس کا روزہ رکھنا صحیح ہوگا۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾

”تو اب ان سے مباشرت کرو اور جو اللہ نے تمہارے لیے لکھا ہے اسے طلب کرو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے سیاہ دھاگے سے سفید دھاگہ یعنی فجر خوب ظاہر ہو جائے۔“

جب اللہ تعالیٰ نے طلوعِ فجر کے واضح ہو جانے تک مباشرت کی اجازت دی ہے تو اس سے یہ بات بھی لازمی ہے کہ غسل طلوعِ فجر کے بعد ہی ہوگا۔ یہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ سے ازدواجی تعلقات قائم کرنے کے بعد حالتِ جنابت میں ہی ہوتے کہ صبح ہو جاتی اور آپؐ نے روزہ بھی رکھا ہوتا۔

یعنی طلوعِ فجر کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرماتے۔ (محمد بن عثیمینؒ)

زیادہ غسل کی نیت سے ایک غسل

س اگر کسی شخص پر بیک وقت زیادہ غسل مثلاً (غسلِ جنابت، غسلِ جمعہ، غسلِ حیض ونفاس) واجب ہوں تو کیا ان سب کی نیت کر لینے سے ایک ہی غسل اسے کفایت کر سکتا ہے؟

ج جس شخص پر ایک سے زیادہ غسل واجب ہوں، اس کے لیے ان سب کی

نیت سے ایک ہی غسل کر لینا کافی ہے۔ اسی طرح وہ ایک ہی غسل کے ذریعے بیک وقت صلوٰۃ اور طواف کے لئے مباح ہونے کی نیت کر سکتا ہے کیوں کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

''بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔'' (بخاری:۱)

یاد رہے کہ اگر جمعہ کے روز جنابت ہو چکی ہو تو غسلِ جمعہ سے مقصودِ غسل جنابت ہی ہوتا ہے۔ (افتاء کمیٹی)

احتلام اور غسل

س کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے۔ اس صورت میں اسے کیا کرنا چاہیے۔ اگر احتلام کے بعد عورت غسل نہ کرے تو اس پر کیا واجب ہے؟

ج مردوں کی طرح عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے۔ احتلام مرد کو ہو یا عورت کو اگر جاگنے کے بعد پانی کے آثار نظر نہ آئیں تو غسل کرنا واجب نہیں لیکن پانی کے آثار موجود ہوں تو غسل واجب ہو جاتا ہے کیوں کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا کہ کیا احتلام کی صورت میں عورت پر غسل واجب ہے؟ تو آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا، ہاں جب وہ پانی دیکھے۔

(صحیحین مسلم کتاب الطہارۃ)

گویا صرف پانی کے اخراج کی صورت میں ہی غسل واجب ہے ورنہ کچھ بھی واجب نہیں۔

اگر پانی کے آثار نظر آئیں تو پھر جتنی نمازیں اس دوران قضا ہو چکی ہیں انہیں (غسل کے بعد) ادا کیا جائے۔ (الشیخ ابن عثیمین ؒ)

حالتِ حیض میں مہندی لگانا

س کیا حیض کی حالت میں عورت اپنے ہاتھوں یا سر پر مہندی لگا سکتی ہے؟ کیا یہ بات درست ہے کہ اگر عورت کے ہاتھ سفید ہوں (یعنی مہندی نہ لگی ہو) تو اس کی تدفین نہ کی جائے۔

ج حائضہ کے لیے اپنے ہاتھوں، سر یا پاؤں پر مہندی لگانا جائز ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔

یہ بات صحیح نہیں کہ اگر عورت وفات پا جائے اور اس کے ہاتھوں پر مہندی نہ لگی ہو، ہاتھ سفید ہوں تو اس کی تدفین نہ کی جائے۔ یہ ایک بے اصل خیال ہے۔ وفات شدہ عورت بھی دوسرے مرنے والوں کی طرح ہی ہے، اس سے قطع نظر کہ اسے مہندی لگی ہے یا نہیں اگر وہ مسلمان ہے تو مسلمانوں کے ساتھ دفن ہوگی اور اگر غیر مسلم ہے تو غیر مسلموں کے ساتھ۔ (الشیخ ابن عثیمین ؒ)

س کیا حیض کے ایام میں مہندی لگانے سے غسل کی صحت پر اثر پڑتا ہے؟

ج مہندی غسل یا وضو پر اثر انداز نہیں ہوتی، کیوں کہ اس کا رنگ نہ تو کوئی گندگی یا کثافت ہے، نہ ہی یہ کوئی ایسی موٹی تہہ ہے جو پانی کو جسم تک سرایت نہ ہونے دے۔ ہاں اگر مہندی (یعنی مہندی کا رنگ نہیں بلکہ کھلی ہوئی مہندی) جسم پر لگی ہو تو اسے نہانے سے قبل اتار لینا ضروری ہے تاکہ پانی جسم تک پہنچ سکے۔ (افتاء کمیٹی)

(اگر کیمیکل سے تیار شدہ مہندی کی تہہ بن جاتی ہو اور اس کا رنگ اترنے کی بجائے وہ چھلکوں کی صورت میں اترے تو پھر نہ وضو ہوگا نہ غسل۔ ام عبد منیب)

بالوں کی کریم اور لپ اسٹک

س: کیا بالوں کی کریم یا لپ سٹک لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

ج: کریم یا کسی اور تیل کی چکنائی سے عورت کا وضو اور روزہ باطل نہیں ہوتے۔ لپ اسٹک لگانے سے بھی وضو باطل نہیں ہوتا۔ (الشیخ ابن عثیمینؒ)

عورت کے جسم سے خارج ہونے والی رطوبتیں

س: کیا عورتوں کے جسم سے خارج ہونے والی رطوبتیں ناپاک اور ناقضِ وضو ہیں؟

ج: عورت کے جسم سے بغیر شہوت کے خارج ہونے والی رطوبتوں سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ جائے ولادت سے نکلنے والی رطوبت کی نجاست کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ عورت کی شرمگاہ سے خارج ہونے والی رطوبت ناپاک ہے لہٰذا دوسری نجاستوں کی طرح ہی اس سے بھی طہارت حاصل کرنی چاہیے۔

جب کہ بعض علماء کا خیال ہے کہ عورت کی فرج سے خارج ہونے والی رطوبت پاک ہے مگر اس کے اخراج سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ راجح قول یہی ہے اور اسی لئے جماع کے بعد ذکر کو کسی نجاست کے دھونے کی طرح نہیں دھویا جاتا۔ البتہ پیشاب گاہ سے نکلنے والی نجاست ناپاک ہوتی ہے کیوں کہ وہ پیشاب کے حکم

میں داخل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عورت کی فرج میں دو راستے بنائے ہیں ایک جس سے پیشاب کا اخراج ہوتا ہے۔ دوسرا وہ جس سے بچے کی ولادت ہوتی ہے۔ جائے ولادت سے نکلنے والی رطوبت طبعی مادہ اور لیکوریا ہوتا ہے۔ یہاں سے ان مادوں کے اخراج میں اللہ تعالیٰ کی حکمت پوشیدہ ہے۔ البتہ پیشاب کے اخراج کی جگہ سے نکلنے والی رطوبتیں مثانے سے خارج ہوتی ہیں اور ناپاک ہیں، مذکورہ بالا دونوں رطوبتوں کے اخراج سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔

یاد رہے کہ ضروری نہیں کہ ناقضِ وضو اشیاء ناپاک بھی ہوں جیسے ہوا کے اخراج سے وضوتو ٹوٹ جاتا ہے لیکن وہ ہے پاک کیوں کہ شارع علیہ السلام نے اس کے اخراج پر استنجاء کرنے کا حکم نہیں دیا۔ (الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ)

س عورتوں کے جسم سے خارج ہونے والی رطوبت اگر بدن یا لباس کو لگ جائے تو کیا کرنا چاہیے۔

ج اگر رطوبت پاک (جائے ولادت سے خارج ہونے والی) ہے تو کچھ بھی کرنا ضروری نہیں لیکن اگر ناپاک ہے یعنی مثانے سے خارج ہوئی ہے تو اسے دھونا ضروری ہے۔

س کیا ایسی رطوبت کے اخراج کے بعد وضو کرنے کے لئے صرف وضو کے اعضاء کا دھو لینا ہی کافی ہوگا؟

ج جی ہاں! اگر رطوبت پاک ہے یعنی رحم سے خارج ہوئی ہے مثانہ سے

خارج نہیں ہوئی تو صرف وضو کر لینا ہی کافی ہوگا۔

س جو عورتیں اس حکم سے لاعلمی کی بناء پر رطوبت کے اخراج کے بعد وضو نہیں کرتیں۔ ان پر اس گناہ کا کیا کفارہ عائد ہوتا ہے؟

ج انہیں اللہ عزوجل سے اپنے گناہ کی توبہ کرنی چاہیے اور اہلِ علم سے اس مسئلے کے متعلق رجوع کرنا چاہیے۔ (الشیخ ابن عثیمینؒ)

مسلسل لیکوریئے کی صورت میں نماز

س ایک عورت کا لیکوریا مسلسل خارج ہوتا رہتا ہے۔ کیا وہ ایک فرض نماز کے لیے کیے گئے وضو سے ہی دوسری فرض نماز کے وقت تک نوافل ادا کر سکتی ہے یا قرآن مجید کی تلاوت کر سکتی ہے؟

ج ایسی عورت اگر فرض نماز کے لئے اول وقت پر بھی وضو کرے تو دوسری نماز کا وقت شروع ہونے تک وہ اسی وضو کے ساتھ فرائض و نوافل کی ادائیگی اور قرآن مجید کی تلاوت کر سکتی ہے۔

س عورت کی فرج سے خارج ہونے والی ہوا ناقضِ وضو ہے یا نہیں؟

ج یہ ناقضِ وضو نہیں کیوں کہ یہ ریح کی طرح ہی ہے، جو دُبر سے خارج ہوتی ہے، کیوں کہ یہ ناپاک جگہ سے خارج نہیں ہوتی۔

غیر مسلسل لیکوریئے کی صورت میں نماز

س ایک عورت کو لیکوریا وقفے وقفے سے خارج ہونے کی شکایت ہے۔ وہ وضو کر لیتی ہے مگر نماز سے قبل پھر لیکوریا خارج ہو جاتا ہے اسے کیا کرنا چاہیے؟

ج اگر لیکوریا وقفے وقفے سے خارج ہوتا ہو تو عورت کو اس کے رکنے کا انتظار کرنا چاہیے۔ مگر یہ اسی صورت میں ہے کہ اس کی حالت واضح نہ ہو یعنی کبھی تو لیکوریا خارج ہوتا ہو اور کبھی رک جاتا ہو۔ (اگر مسلسل لیکوریا ہو تو پھر اس کا حکم سلسل البول کے مریض یا استحاضہ کا ہے۔ مترجم)

لیکوریا رک جانے کے بعد اسی نماز کے وقت میں ہی دوبارہ وضو کر کے نماز ادا کرے۔ (محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ)

ایامِ طہر میں زرد رطوبت

س مجھے ایامِ حیض کے علاوہ عام دنوں میں بھی زردی مائل زرد رنگ رطوبت کے اخراج کی شکایت ہے۔ میرے لیے اصل حکم کیا ہے؟

ج حیض سے پاک ہو جانے کے بعد زرد یا گدلا سا پانی خارج ہونے کو حیض نہیں سمجھا جائے گا۔ صحیح بخاری اور سنن ابو داؤد میں مشہور صحابیہ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہم طہارت کے بعد زرد یا گدلے پانی کو کچھ بھی شمار نہیں کرتے تھے۔ لہٰذا مذکورہ صورت میں عورت نماز پڑھے گی، روزہ رکھے گی اور اپنے خاوند کے لئے بھی حلال ہوگی۔ (بشرطیکہ حیض کے دن گزر چکے ہوں۔ ام عبد منیب)

حیض سے قبل زرد رطوبت

س حیض سے دو دن قبل آنے والی زرد رطوبت کا کیا حکم ہے؟

ج ایامِ حیض سے قبل آنے والی زرد رطوبت کی کوئی حیثیت نہیں کیوں کہ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "ہم زرد اور مٹیالے پانی کو کسی شمار میں نہیں لاتے تھے"

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ ہم طہارت کے بعد آنے والی زرد اور مٹیالی رنگت کی رطوبت کو شمار نہیں کیا کرتی تھیں۔ (بخاری، کتاب الحیض)

معلوم ہوا کہ اگر یہ زرد رطوبت حیض کے ایام سے قبل ہے مگر حیض کا حصہ نہیں تو شرعاً اس کی کوئی حیثیت نہیں لیکن اگر عورت کا خیال ہے کہ یہ زرد رطوبت حیض ہی کا آغاز ہے تو پھر اسے پاک ہونے کا انتظار کرنا پڑے گا۔ (ابن عثیمینؒ)

س حیض سے ایک دن، چند دن یا زیادہ دن قبل خارج ہونے والے مٹیالے پانی کا کیا حکم ہے؟ یہ رطوبت کالے، براؤن یا اس سے ملتے جلتے رنگ میں موٹے سے دھاگے کی شکل میں خارج ہوتی ہے۔

نیز اگر یہی شکایت حیض کے ایام گذر جانے کے بعد ہو تو پھر کیا کرنا چاہیے؟

ج اگر یہ رطوبت حیض کا ابتدائی حصہ ہے تو اس کی حیثیت حیض ہی کی ہے۔ اسے اس درد اور تکلیف سے پہچانا جا سکتا ہے جو حائضہ کو ایامِ حیض میں عادتاً ہوتی ہے۔ اس طرح اگر یہ گدلا پانی ایامِ حیض گذرنے کے فوراً بعد خارج ہوتا ہے تو اس کے ختم ہونے کا انتظار کرنا چاہیے۔ حیض سے متصل، گدلا پن حیض ہی کا حصہ ہے کیوں کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ جب تک تم سفید پانی نہ دیکھ لو۔ جلدی نہ کیا کرو۔'' (الشیخ ابن عثیمینؒ)

طہارت کے بعد رطوبت

س پاک ہونے کے بعد بعض عورتوں کے جسم سے سفید دھاگے کی طرح کا سیال مادہ یا زرد رطوبت خارج ہوتی ہے اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

ج اگر عورت کو سفید رطوبت (جو طہارت کی علامت ہے) نظر نہ آئے تو زرد رطوبت ہی اس کی قائم مقام سمجھی جائے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سفید پانی (طہارت ہونے کی) ایک علامت تو ہے مگر یہ بذاتِ خود متعین نہیں کیوں کہ جس چیز کی یہ دلیل ہے یعنی (طہارت) اس کا انحصار صرف اس پر نہیں بلکہ اس کی متعدد صورتیں ہیں۔ ہاں یہ ہے کہ عورتوں کی اکثریت میں پاک ہونے کی علامت سفید دھاگے کی طرح کی رطوبت کا اخراج ہی پائی جاتی ہے لیکن اس کے علاوہ بھی کئی علامات ہیں، مثلاً بعض عورتوں کو نہ سفید رطوبت کے اخراج کی شکایت ہوتی ہے اور نہ زرد رطوبت کی بلکہ دوسرے حیض کی آمد تک وہ خشک رہتی ہیں لہٰذا ہر عورت کا حکم اس کی ذاتی صورتِ حال کے مطابق ہوگا۔ (الشیخ ابن عثیمینؒ)

حیض کے خون کی پہچان

س ایک عورت کو عادت کے مطابق ماہواری آتی ہے مگر عادت کے ایام گذر جانے کے بعد بھی رک رک کر خون آتا رہا۔ یہ خون معمول کے خون کی طرح نہیں تھا۔ کیا اب وہ غسل کر کے نماز پڑھے اور روزہ رکھ لے۔

ج عورت کو آنے والے خون میں سے حیض کے خون کی پہچان اس کی رنگت، بو، حرارت اور درد سے کی جاتی ہے۔ یہ تمام صفات موجود ہونے کی صورت میں آنے والا خون حیض ہی کا ہے خواہ وہ سابقہ حیض گذرنے کے تھوڑے دنوں بعد ہی کیوں نہ آنے لگے۔ اور اگر اس خون میں حیض کے خون کے اوصاف موجود نہ ہوں تو پھر وہ استحاضہ کا خون ہے۔ لہٰذا وہ عورت کو نماز اور روزے سے مانع نہیں۔

علماء نے حیض کے خون کی تین علامتیں بیان کی ہیں۔

(۱) اس کی بو میں تعفن (سڑاند) یا بدبو پائی جاتی ہے۔

(۲) اس کی رنگت کالی سی ہوتی ہے۔

(۳) حیض کا خون گاڑھا ہوتا ہے۔

بعض ہم عصر علماء نے چوتھی علامت بھی بیان کی کہ اگر خون حیض کا ہو تو نہیں جمتا ورنہ جم جاتا ہے۔ (الشیخ ابن عثیمین ؒ)

ایامِ حیض کے متعلق خلجان

س میرے ماہواری کے ایام کا معمول پانچ روز کا ہے۔ کبھی کبھی غسل کے فوراً بعد معمولی سی مقدار میں خون نظر آتا ہے۔ ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا بلکہ ہر دو یا تین حیضوں کے بعد اس طرح ہوتا ہے۔ کیا اس صورت میں اپنے معمول کے پانچ دن گذار کر نماز، روزہ شروع کر دوں یا اس چھٹے روز کو بھی معمول میں شمار کروں؟

ج طہارت کے بعد اگر خارج ہونے والی رطوبت زرد یا مٹیالے رنگ کی ہو تو اسے کچھ نہیں سمجھا جائے گا۔ اس کا حکم پیشاب کے حکم کا ہو گا لیکن اگر واضح طور پر وہ خون ہے تو پھر وہ حیض ہی ہے۔ آپ کو چاہیے کہ دوبارہ غسل کریں کیوں کہ ایک صحابیہ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

"طہارت کے بعد ہم زرد یا مٹیالے رنگ کے خارج ہونے والے پانی کو کچھ بھی شمار نہیں کرتی تھیں"۔ (ابن باز ؒ)

س ایک عورت کے معمول کے مطابق ماہواری کے ایام آ چکے ہیں ...

روز خون یا اس سے ملتا جلتا سیال مادہ خارج ہوتا دیکھتی ہے مگر دوسرے روز اسے دن بھر خون نہیں آتا۔ ایسی صورت میں اسے کیا کرنا چاہیے؟

ج حیض کے ایام میں ہونے والی پاکی یا خشکی کو حیض کا حصہ ہی سمجھا جائے گا اور اس پر پاکیزگی کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ لہٰذا ایسا خون دیکھنے کے بعد اسے حائضہ کی طرح ہی ممنوع امور کی ممانعت ہوگی۔

بعض اہل علم کا یہ خیال ہے کہ اگر (ایسا ہی ہوتا رہے کہ) ایک دن خون آئے اور ایک دن صاف گذرے تو پندرہ دن تک...... خون کا دن ایام حیض میں اور صاف دن پاکیزگی میں شمار ہوگا۔ پندرہ دن کے بعد اسے استحاضہ کا خون سمجھا جائے گا۔

(یعنی ایک روز کے احکام ایام حیض والے ہوں گے اور دوسرے دن کے طہارت والے۔م)

امام احمد کا مسلک یہی ہے۔ (الشیخ محمد بن صالح عثیمینؒ)

س اگر عورت اس معاملے میں شبے میں مبتلا ہو کہ اسے آنے والا خون حیض کا ہے یا استحاضہ کا، تو کس چیز کا اعتبار کرے؟

ج بنیادی طور پر عورت کو حیض کا خون ہی آتا ہے لہٰذا جب تک واضح یقین نہ ہو جائے کہ آنے والا خون استحاضہ کا ہے، اسے حیض کا خون ہی سمجھا جائے گا۔
(ابن عثیمینؒ)

حیض لانے والی یا روکنے والی دواؤں کا استعمال

س میری بیوی کو پانچ پانچ ماہ سے بھی زیادہ عرصہ تک ماہواری نہیں آتی۔ ماہواری رکنے کی وجہ سے حمل بھی نہیں ہوتا۔ڈاکٹر نے باقاعدگی لانے کے لئے کچھ دوائیں تجویز کی ہیں۔کیا انہیں استعمال کرنا جائز ہے؟

ج اگر ڈاکٹر کی تجویز کردہ دوائیں نقصان دہ نہیں تو انہیں استعمال کرنا جائز ہے۔

س رمضان اور حج کے ایام میں عبادت کی ادائیگی ممکن بنانے کے لے مانعِ حیض گولیوں کے استعمال کا شرعی حکم کیا ہے؟

ج اگر ان سے صحت پر نقصان دِہ اثرات مرتّب نہیں ہوتے تو ہمارے خیال میں مذکورہ غرض سے ان کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔ (افتاء کمیٹی) (استعمال نہ کرنا بہتر ہے تفصیل کے لیے دیکھیے: بدنی طہارت اور خواتین از ام عبد منیب)

حالتِ حیض میں تلاوت

س حائضہ یا نفاس والی عورت کے لئے کسی ضرورت سے مثلاً طالبہ یا معلّمہ ہونے کی صورت میں زبانی یا دیکھ کر قرآن مجید کی تلاوت کا کیا حکم ہے؟

ج کسی ضرورت کی بناء پر حائضہ یا نفاس والی عورت کے قرآن مجید پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ معلمات اور طالبات، جنہیں دن رات قرآن مجید پڑھنے میں ہی مصروف رہنا ہوتا ہے لیکن اگر سائل کی مراد طلبِ اجر یا ثوابِ تلاوت حاصل کرنے کے لئے قرآن مجید کی تلاوت ہے تو اس مقصد کے لئے

پڑھنا ہی بہتر ہے۔ کیوں کہ اکثر اہلِ علم کی رائے میں حائضہ کے لیے قرآن پاک کی قرأت جائز نہیں۔

حائضہ کی نماز

س کیا عورت حالتِ حیض میں نماز پڑھ سکتی ہے؟

ج حائضہ کے لئے نماز پڑھنا جائز نہیں، حالتِ حیض میں فریضۂ نماز ساقط ہو جاتا ہے۔ ان نمازوں کی حیض کے ایام گذر جانے کے بعد قضا بھی لازم نہیں۔ ہاں حیض ختم ہونے کے بعد غسل کر کے اس وقت کی نماز ادا کرنا فرض ہے۔

(افتاء کمیٹی)

حیض اور رمضان کے مسائل

س اگر عورت فجر کے فوراً بعد پاک ہو جائے تو رک جائے یا روزہ رکھ لے۔ وہ روزہ شمار ہوگا یا اس دن کے روزے کی قضا دینی پڑے گی؟

ج طلوعِ فجر کے فوراً بعد عورت کے پاک ہو جانے اور اس دن روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں علماء کی دو آراء ہیں۔

پہلا قول: یہ ہے کہ اس دن کے بقیہ حصے میں عورت (کھانے پینے سے تو) رکی رہے مگر اسے روزہ شمار نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کی قضاء اس پر واجب ہوگی۔ امام احمد کا مشہور مذہب یہی ہے۔

دوسرا قول: یہ ہے کہ اس دن کا روزہ درست نہیں ہوگا، کیوں کہ وہ دن کے ابتدائی حصے میں حائضہ ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنے کی اہل نہیں تھی لہٰذا اس پر دن کے بقیہ

حصے میں کھانے پینے سے رکے رہنا واجب نہیں جب اس کا روزہ رکھنا ہی صحیح نہیں تو پھر کھانا پینا ترک کرنا بھی بے فائدہ ہے۔ رمضان کے اس روز کا اس پر احترام واجب نہیں کیوں کہ وہ دن کے ابتدائی حصے میں ان لوگوں میں شامل تھی جنہیں روزہ چھوڑنے کا حکم ہے بلکہ اس پر اس دن کی ابتداء میں روزہ رکھنا حرام تھا۔

جیسا کہ ہم سب کو معلوم ہے کہ روزے کا شرعی مفہوم اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک روزہ توڑنے والے امور سے مجتنب رہنا ہے۔ ہمارے خیال میں کھانے پینے سے رکے رہنے والے پہلے قول کی نسبت دوسرا قول قابلِ ترجیح ہے۔ یاد رہے کہ دونوں صورتوں میں اس روز کے روزے کی قضا دینا لازم ہے۔ (الشیخ ابن عثیمینؒ)

س کیا حالتِ حیض اور نفاس میں مبتلا عورت رمضان کے دنوں میں کھا پی سکتی ہے؟

ج جی ہاں انہیں رمضان کے ایام میں کھانے پینے کی اجازت ہے۔ اگر گھر میں بچے ہوں تو ان کی نظروں سے پوشیدہ ہو کر کھانا بہتر ہے کیوں کہ سامنے کھانے سے ان کے ذہن میں کئی اشکال پیدا ہوں گے۔ (محمد بن صالح عثیمینؒ)

س اگر کسی عورت کو حیض آنے والا محسوس ہو یا اسے ماہواری کی درد ہونے لگے لیکن غروبِ آفتاب سے قبل حیض کا خون جاری نہ ہو تو کیا اس دن کا روزہ صحیح ہو گا یا اس کی قضا دینا پڑے گی؟

ج ایسی عورت جو حالتِ طہارت میں ہو اور اسے روزے کے دوران حیض کی آمد یا حیض کی تکلیف محسوس ہونے لگے لیکن حیض کا خون غروبِ آفتاب کے بعد جاری ہو۔ اس کا اس دن کا روزہ صحیح ہوگا۔ اگر فرض روزہ تھا تو اسے دہرانے کی ضرورت نہیں اور اگر نفل روزہ تھا تو اس کا ثواب ضائع نہیں ہوگا۔

حالتِ استحاضہ میں روزے کا حکم

س حیض اور نفاس کے علاوہ آنے والے خون کا کیا حکم ہے؟ کیا اس صورت میں رمضان کے مہینے میں روزے ترک کر دیئے جائیں گے؟

ج حیض اور نفاس کے علاوہ عورت کو جو خون بھی آئے اس پر نماز اور روزہ واجب ہوگا اسے ہر نماز کے لئے الگ وضو کرنا ہوگا۔ وہ نماز اور روزہ ترک نہیں کرے گی۔

روزے کی قضا

س ایک عورت نفاس کی وجہ سے رمضان کے سات روزے نہیں رکھ سکی۔ دوبارہ ماہ رمضان آنے تک ان کی قضا بھی نہیں دی۔ دوسرے سال وہ بچے کو دودھ پلاتی تھی۔ اپنی بیماری کی وجہ سے وہ پھر قضا نہیں دے سکی۔ اب اسے کیا کرنا چاہیے جب کہ تیسرا رمضان بھی آنے والا ہے؟

ج سوال میں مذکور صورتِ حال کے مطابق اگر عورت بیماری کی وجہ سے قضا نہیں دے سکتی تو خواہ دوسرا رمضان ہی کیوں نہ آجائے جب بھی اسے استطاعت ہو قضا دے سکتی ہے۔ کیوں کہ وہ معذور ہے۔

اگر اسے کوئی عذر نہیں بلکہ وہ بہانہ تراشتی اور سستی سے کام لے رہی ہے تو پھر اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ ایک رمضان کے روزے کی قضا دوسرے رمضان کی آمد تک مؤخر کردے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ پر رمضان کا روزہ واجب ہوتا تھا جس کی قضا شعبان سے قبل کرنے پر میں طاقت نہ رکھتی تھی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ گزشتہ رمضان کی قضا اگلے رمضان تک موخر نہیں کی جاسکتی۔ لہٰذا عورت کو اپنا جائزہ لینا چاہیے اگر اسے کوئی عذر نہیں تو وہ گناہ گار ہے۔ اسے توبہ کرنی چاہیے اور فوراً اپنے ذمہ روزہ کی قضا دینی چاہیے لیکن اگر اسے کوئی عذر درپیش ہے تو ایک سال یا دو سال تک بھی روزہ موخر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (الشیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ)

حالتِ حیض میں حج اور عمرہ کے احکام

س میں عمرے کے لیے میقات سے گزرتے ہوئے حالتِ حیض میں تھی لہٰذا میں نے احرام نہیں باندھا اور پاک ہونے تک مکہ معظّمہ میں قیام کیا۔ بعدازاں مکہ معظّمہ ہی سے احرام باندھ لیا۔ کیا یہ جائز ہے؟ اب مجھے کیا کرنا چاہیے نیز کیا مجھ پر اس کا کوئی کفارہ واجب ہوگا؟

ج یہ طریقہ کار جائز نہیں۔ عمرے کی خواہش مند عورت کے لئے خواہ وہ حائضہ ہی کیوں نہ ہو، یہ جائز نہیں کہ میقات سے احرام پہنے بغیر گذر جائے۔ حیض میں ہونے کے باوجود وہ احرام پہنے گی۔ اس کا احرام پہننا صحیح ہوگا اور اس کا انعقاد

بھی ہوگا۔ اس کی دلیل یہ حدیث ہے کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی زوجہ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں ولادت ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حجۃ الوداع کے ارادے سے ذی الحلیفہ میں اترے تھے۔ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوا بھیجا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''غسل کرو، اپنے کپڑے باندھ کر (یعنی نفاس کی آلودگی کے لوازم) احرام پہن لو''۔

حیض اور نفاس کے خون کا حکم ایک ہی ہے۔ لہٰذا ہم حائضہ خاتون سے کہیں گے کہ حج یا عمرے کی نیت سے میقات سے گزرتے ہوئے غسل کرنے کے بعد کپڑا رکھ کر احرام باندھ لے۔ کپڑا رکھنے سے مراد یہ ہے کہ اپنے مقام پر رطوبت جذب کرنے کے لئے کوئی موٹا کپڑا مضبوطی سے باندھ لے۔ پھر حج یا عمرے کا احرام پہنے لیکن حالتِ احرام میں ہونے کے باوجود مکہ معظّمہ پہنچنے پر پاک ہونے تک وہ بیت اللہ میں داخل ہوگی اور نہ اس کا طواف کر سکے گی۔ کیوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کے دوران حائضہ ہو جانے پر ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ:

''حاجیوں کے ساتھ تمام افعال بجا لاؤ مگر پاک ہونے تک بیت اللہ کا طواف نہ کرو''۔ (بخاری و مسلم)

بخاری میں یہ بھی مذکور ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پاک ہونے کے بعد بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کی۔ لہٰذا اگر عورت کو حج یا عمرہ کا

احرام باندھے ہوئے دورانِ حج یا دورانِ عمرہ طوافِ بیت اللہ سے قبل حیض آ جائے تو وہ پاک ہو کر غسل کر لینے تک طواف اور سعی نہ کرے۔ لیکن اگر وہ حیض آنے سے قبل حالتِ طہارت میں طواف کر چکی ہو تو اسے مناسک کی ادائیگی جاری رکھنی چاہیے۔ پھر وہ حالتِ حیض میں ہونے کے باوجود سعی بھی کرے گی، اپنے سر کے بال ترشوائے گی اور عمرہ مکمل کرے گی کیوں کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے لئے طہارت شرط نہیں۔ (الشیخ ابن عثیمینؒ)

س اگر عورت وقوفِ عرفات کے روز حائضہ ہو جائے تو کیا کرے؟

ج وقوفِ عرفات کے روز حیض جاری ہونے کی صورت میں عورت حج جاری رکھے گی۔ دیگر حجاج کے ساتھ تمام مناسکِ حج ادا کرے گی لیکن پاک ہونے تک بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکے گی۔ (الشیخ ابن عثیمینؒ)

حالتِ حیض میں ازدواجی تعلقات

س حالتِ حیض میں بیوی سے ازدواجی تعلقات قائم کر لینے کا کفارہ کیا ہے؟

ج کتاب و سنت کی نصوص کے مطابق حیض کی حالت میں بیوی سے ازدواجی تعلقات قائم کرنا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ﴾ (البقرہ:۲۲۲)

"اور وہ آپؐ سے سوال کرتے ہیں حیض کے متعلق کہہ دیجیے کہ وہ ایک طرح کی گندگی ہے سو حیض میں بیویوں سے علیحدہ رہو......"

اس ''محیض'' میں ازدواجی تعلقات کی ممانعت کی گئی ہے۔ محیض سے مراد حیض کا محل یعنی شرمگاہ ہے۔ اگر کوئی شخص ایسی جسارت کر بیٹھے تو اسے توبہ کرنی چاہیے اور آئندہ ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیے۔ اس پر ایک دینار یا نصف دینار کفارہ دینا لازم ہے۔

اس کے یہ ذاتی اختیار پر منحصر ہے کہ وہ ایک دینار کفارہ دیتا ہے یا نصف دینار۔ کیوں کہ بیوی سے حالتِ حیض میں ازدواجی تعلقات قائم کر لینے والے شخص کے بارے میں سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے۔ انہوں نے اسے کہا تھا کہ ''ایک دینار یا نصف دینار صدقہ دو''۔ (احمد، ابوداؤد: ۲۴۶ ترمذی، نسائی)

دینار سے مراد ایک مثقال سونا ہے۔ اگر سونا نہ مل سکے تو اس کی قیمت کے برابر چاندی دینا بھی کافی ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (الشیخ محمد بن ابراہیم)

سنِ یاس

س سنِ یاس سے کیا مراد ہے؟ اس کا تعلق کسی متعین عمر سے ہے یا ماہواری کے خاتمے سے؟

ج سنِ یاس کا تعلق کسی متعین عمر سے نہیں۔ یاس رجا کی ضد ہے۔ وہ عمر جس میں عورت کی ماہواری کا سلسلہ یوں رک جائے کہ دوبارہ جاری ہونے کی امید نہ رہے۔ سنِ یاس کہلائے گی۔ بعض عورتیں پچاس پچاس برس کی عمر میں بھی حائضہ ہوتی ہیں لہٰذا یہ کسی مخصوص عمر سے مشروط نہیں۔ (ابن عثیمینؒ)

مدتِ نفاس

س کیا نفاس والی عورت کو چالیس روز مکمل ہونے کا انتظار کرنا چاہیے تب تک نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے؟ یا پھر اسے خون رکنے کا اعتبار کرنا ہوگا نیز نفاس سے پاک ہونے کی کم از کم مدت کیا ہے؟

ج نفاس کی مدت متعین نہیں بلکہ جب تک خون جاری رہے عورت کو نماز پڑھنی چاہیے، نہ روزہ رکھنا چاہیے اور نہ ہی خاوند سے ازدواجی تعلقات قائم کرنے چاہئیں۔ عورت چالیس روز سے قبل یا پانچ یا دس دن گذرنے کے بعد ہی کیوں نہ پاک ہو جائے اسے طہارت کے بعد نماز پڑھنی ہوگی اور اپنے خاوند سے ازدواجی تعلقات قائم کر لینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اس مسئلے کا اہم پہلو یہ ہے کہ نفاس ایک محسوس امر ہے لہٰذا اس کے احکام کا تعلق اس کے وجود یا عدمِ وجود سے ہے۔ اگر نفاس کا خون موجود ہے تو اس کے احکام بھی نافذ ہوں گے لیکن جب عورت خون سے پاک ہو جائے تو اس کے احکام ختم ہو جائیں گے۔ تاہم یہ یاد رہے کہ اگر نفاس کے خون کی مدت ساٹھ روز سے اوپر ہو جائے تو پھر یہ استحاضہ ہے۔ عورت اپنی عادت کے مطابق صرف حیض کے ایام (حیض کے احکام کے مطابق) گذارے گی اور پھر غسل کرنے کے بعد نماز کی ادائیگی شروع کر دے گی۔ (الشیخ ابن عثیمینؒ)

س کیا چالیس روز سے قبل پاک ہو جانے کے بعد نفاس والی عورت پر نماز اور روزہ واجب ہیں؟

ج جی ہاں، نفاس والی عورت اگر چالیس روز سے قبل ہی پاک ہو جائے تو اس پر رمضان ہو تو روزہ رکھنا واجب ہے، نماز پڑھنا بھی فرض ہے، اس کے خاوند کو اس سے ازدواجی تعلقات قائم کرنے کی اجازت ہے کیوں کہ اب وہ پاک ہے، اسے روزے، وجوبِ صلوٰۃ اور ازدواجی تعلقات کی اباحت سے کوئی امر مانع نہیں۔ (محمد بن صالح عثیمینؒ)

نفاس میں عورت سے استمتاع کی حدود

س مرد کے لئے عورت سے نفاس کی حالت میں استمتاع کی حدود کیا ہیں؟

ج ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

(وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِيْ فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُوْنِيْ وَاَنَا حَآئِضٌ)(صحیح بخاری)

''نبی ﷺ دورانِ حیض مجھے حکم فرماتے تو میں چادر پہن لیتی پھر آپؐ میرے جسم کے ساتھ اپنا جسم لگا لیتے۔''

یہاں مباشرت سے مراد فرج کے علاوہ مباشرت کرنا ہے۔ خون رک جانے اور پاک ہو جانے کے باوجود چالیس روز سے قبل ازدواجی تعلقات قائم کرنا مکروہ سمجھا جاتا ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں کہ مجھے خاوند کا بیوی کے پاس چالیس دن سے قبل آنا پسند نہیں کیوں کہ عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ان کی بیوی چالیس روز سے قبل ان کے پاس آئی تو کہا کہ میرے قریب نہ آؤ کیوں کہ اندیشہ ہے کہ بوقت جماع خون نہ جاری ہو جائے۔ (الشیخ محمد بن

ابراہیم)

اسقاطِ حمل کے مسائل

س میرا حمل تیسرے ماہ میں ساقط ہوگیا۔ میں پاک ہونے تک نماز نہیں پڑھتی رہی۔ اب مجھے کہا گیا ہے کہ تمہیں نماز پڑھنی چاہیے تھی۔ اس صورتِ حال میں مجھے کیا کرنا ہوگا جب کہ مجھے دنوں کی تعداد بھی صحیح طور پر یاد نہیں؟

ج اہلِ علم کے ہاں یہ بات معروف ہے کہ اگر عورت کا حمل تیسرے ماہ کے بعد ساقط ہو جائے تو وہ نماز نہ ادا کرے کیوں کہ اگر ساقط ہونے والا حمل ایسے جنین کا ہو جس کی انسانی خلقت واضح ہو چکی ہو تو عورت کو آنے والا خون نفاس کا خون ہوگا اور نفاس میں نماز ادا کی جاتی ہے۔ علماء کا کہنا ہے کہ جنین کی خلقت اکاسی دن مکمل ہونے کے بعد واضح ہوتی ہے۔ یہ مدت تین ماہ سے کم ہے۔ لہٰذا اگر عورت کو یقین ہو کہ ساقط ہونے والا جنین تین ماہ مکمل کر چکا تھا تو آنے والا خون نفاس کا ہوگا اور عورت نماز نہیں پڑھے گی لیکن اگر تین ماہ سے قبل حمل ساقط ہوا ہے تو آنے والا خون دمِ فساد ہے اس کی وجہ سے نماز ترک نہیں کی جائے گی۔

سائلہ کو چاہئے کہ یاد کرے اگر تو جنین اسی روز سے قبل ساقط ہوا تھا تو نمازوں کی قضاء دے اور اگر اسے چھوڑی گئی نمازوں کی تعداد یاد نہیں تو اندازے سے غالب ظن کے مطابق ان نمازوں کی قضا ادا کرے۔ (الشیخ ابن عثیمینؒ)

س اسقاطِ حمل کا شکار ہونے والی عورتوں کے حمل کی دو صورتیں ہوتی ہیں:

(ا) جنین کی تخلیق واضح ہونے سے قبل ہی اسقاط ہو جاتا ہے

(۲) یا پھر اس کی تخلیق اور جسمانی خدوخال ظاہر ہو جانے کے بعد اسقاط ہوتا ہے۔ جس روز حمل ساقط ہو اس دن کے روزے کا کیا حکم ہے؟ نیز ان ایام کے روزوں کا کیا حکم ہوگا جن میں عورت خون جاری ہوتا ہوا دیکھے؟

ج اگر جنین کی تخلیق نہ ہوئی ہو تو آنے والا خون نفاس کا خون نہیں۔ ایسی عورت کو روزہ رکھنا چاہیے اور نماز ادا کرنی چاہیے لیکن اگر جنین کی خلقت واضح ہو چکی ہے تو آنے والا خون نفاس کا ہے عورت کے لئے اس میں نماز پڑھنا جائز ہے نہ روزہ رکھنا۔ اس مسئلے کا بنیادی قاعدہ یا ضابطہ یہی ہے کہ اگر جنین کی تخلیق ہو چکی ہے تو خون، نفاس کا خون ہے بصورتِ دیگر خون نفاس کا خون نہیں۔ نفاس کے خون ہونے کی صورت میں عورت کو ان تمام امور کی حرمت ہوگی جن کی نفاس والی عورت کے لئے حرمت ہے اور اگر نفاس کا خون نہیں تو اس پر کسی چیز کی بھی حرمت نہیں۔ (الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ)

حالتِ حمل میں آنے والا خون

س حمل کی حالت میں خارج ہونے والے خون کا کیا حکم ہے؟

ج حاملہ کو حیض نہیں آیا کرتا۔ امام احمد نے اسی لیے کہا ہے کہ عورتیں انقطاعِ حیض ہی کو استقرارِ حمل کی پہچان سمجھتی ہیں۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ وہ حیض کو ماں کے پیٹ میں جنین کی غذا بنا دیتا ہے۔ لہٰذا استقرارِ حمل کے بعد حیض کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ تاہم بعض عورتیں ایسی بھی ہیں جنہیں حمل کے بعد بھی حیض ...

میں ان کا حیض اصلِ حیض ہی ہے کیوں کہ ان کا سلسلۂ حیض جاری ہے اور حمل پر اثر انداز نہیں ہو رہا۔ اس حیض کی وجہ سے انہیں ان تمام امور کی ممانعت ہوگی جن کی غیر حاملہ، حائضہ کو ممانعت ہوتی ہے لیکن حالت حمل میں آنے والا خون اسقاطِ حمل کا موجب بھی ہوسکتا ہے۔

حاصلِ کلام یہ کہ حاملہ کو آنے والے خون کی دو اقسام ہیں:

(۱) حیض کا خون جو حمل سے پہلے کے معمول کے مطابق جاری رہے۔ اس کے دمِ حیض ہونے کی دلیل یہ ہوگی کہ وہ حمل پر اثر انداز نہیں ہوگا۔

(۲) حمل میں اسقاطِ حمل کا سبب بننے والا خون یا کسی حادثے کی بنا پر بوجھ اٹھانے سے یا گرنے سے جاری ہوسکتا ہے۔ یہ حیض نہیں بلکہ رگ (پھٹ جانے کے باعث جاری ہونے والا) کا خون ہے۔ اس صورت میں نماز اور روزے کی ممانعت نہیں ہوگی اور عورت پاک عورتوں کے احکام میں شمار ہوگی۔

(الشیخ ابن عثیمینؒ)

دیکھیے! اسی موضوع پر تفصیلی کتابچہ: بدنی طہارت اور خواتین (امِ عبد منیب)

ہماری مزید کتب

- ☆ بدنی طہارت اور ان کے مسائل
- ☆ مرض اور علاج
- ☆ حفظِ حیا اور کنواری لڑکیاں
- ☆ حفظِ حیا اور محرم رشتہ دار
- ☆ حفظِ حیا اور ازدواجی زندگی
- ☆ حفظِ حیا گفتگو اور تحریر
- ☆ جسمانی حرکات اور شائستگی

ہماری مطبوعات

- مدح مزمل (مجلد)
- مضامینِ مسعود
- مدینہ منورہ اسماء اور فضائل
- شہادت گہِ الفت میں
- لواء الجہاد (مجلد)
- وسیع الصفات اللہ (مجلد)
- مخلوط تعلیم
- لاشوں پر رقص (مجلد)
- غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم
- صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار
- حدود کی حکمت، نفاذ، قتلِ غیرت
- علیم وخبیر کے نام خطوط
- خطوطِ مسعود (اول)
- خطوط مریم
- میرا مطالعہ
- گداگری
- بدعت کیا ہے؟
- زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی
- پتنگ بازی موسمی تہوار یا؟
- رجب کے کونڈے، شبِ معراج
- شب برات
- ویلنٹائن ڈے
- اپریل فول
- عید میلاد النبی
- مبارک باد کے آداب
- سالگرہ
- آتش بازی اور لائٹنگ
- استخارہ کیوں اور کیسے؟
- ماہ ذوالحجہ کے فضائل
- لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟
- کافروں کے تہواروں پر ہمارا طرزِ عمل
- رشتے کیوں نہیں ملتے
- منگنی اور منگیتر
- نکاح میں ولی کی حیثیت
- لومیرج
- بری اور بارات
- شادی کی رسومات دعوتیں اور ان میں شرکت
- مہر بیوی کا اولین حق
- بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
- عورت اور میکہ
- ساس اور بہو
- دیور اور بہنوئی
- بیویوں میں عدل
- بیویوں کے باہمی تعلقات
- مسلمان مرد وعورت کا اہلِ کفر سے نکاح
- عورت کا لباس
- پردہ اور خاندان
- غضِ بصر اور مرد حضرات
- پردے کی اوٹ سے
- عورتیں اور بازار
- حج میں چہرے کا پردہ
- صنف مخالف کی مشابہت
- حفظِ حیا گفتگو اور تحریر
- حفظِ حیا اور محرم رشتہ دار
- حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں
- نسوانی بال اور ان کی آرائش
- مخلوط معاشرہ
- حفظِ حیا اور ازدواجی زندگی
- آواز کا فتنہ
- بیوہ کی عدت
- سوتیلی ماں اور اولاد
- عورت میت کا غسل وتکفین
- بچہ گود لینا
- عورت اور گھر میں دعوت دین
- مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل
- خطوطِ مسعود
- محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں
- بدنی طہارت کے مسائل
- نیا چاند اور ہماری روایات
- روزوں کے مسائل
- فطرانہ
- سحری افطاری اور افطاریاں
- چاند رات
- اعتکاف اور خواتین
- مبارک باد کے آداب
- عید کارڈ
- حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
- پیارے نبیؐ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے)
- رحمۃ للعالمین کی جانوروں پر شفقت
- پورا تول
- وہ چاول تھے
- تاج پوشی
- دو خط
- اور شطونگڑا ہار گیا
- اوں ھوں
- بچے اور کھیل
- شہادتین (توحید ورسالت)
- شاہی قبا
- حدیثِ نبوی کے چند محافظ
- ننھے حارث کا خواب
- ننّی منّی سوچیں
- ننّی منّی سوچیں
- ممتا کے بول
- شاخِ گل
- آ ہا نکلا چاند